حضرت رابعہ بصری

سید عطا محی الدین

اللہ کی معرفت اور اس کا قرب جس طرح مردوں نے حاصل کیا اور درجۂ ولایت سے سرفراز ہوئے اسی طرح عورتوں نے بھی اپنی نیک سیرت، پاک طینت، صبر وقناعت، عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کیا۔ایسی بابرکت خواتین میں حضرت رابعہ بصری کا نام ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔آپ اللہ کی نیک بندی، عارفہ اور زاہدہ تھیں۔آپ کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ اور نمونۂ حیات تھی۔

پنج وقتہ نماز کے علاوہ نوافل کی کثرت آپ کی عادتِ کریمہ تھی۔آپ قرآن پاک تلاوت فرماتیں اور تسبیح وتحلیل میں آپ کے اوقات گذرتے تھے۔آپ کی عبادت کی ایک خاصیت تھی کہ آپ کا ہر عمل خالص رضاءالٰہی کے لیے ہوتا تھا۔اور ریاکاری سے پاک تھا۔آپ کی عبادت میں نہ عذابِ نار کا خوف ہوتا اور نہ جنت حاصل کرنے کا حرص۔ بلکہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خود کو عبادت و ریاضت میں مشغول رکھتی تھیں۔

ایک بار آپ ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے ہاتھ میں پانی لے کر دوڑنے لگیں۔آپ کے اس انوکھے انداز کو دیکھ کر حضرت ابراھیم بن ادھم نے پوچھا، ''اے رابعہ! تم یہ آگ اور پانی لے کر کہاں جارہی ہو؟''

حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا: ''میں اس آگ سے جنت کو جلانے اور پانی سے دوزخ کو بجھانے جا رہی ہوں۔ تا کہ کوئی میرے پرودگار کی عبادت جنت کے لالچ میں اور دوزخ کے خوف سے نہ کرے۔ بلکہ اگر عبادت کرنی ہے تو صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرے۔''

حضرت رابعہ بصری کو روزہ رکھنا بے حد پسند تھا۔ آپ جانتی تھیں کہ روزہ سے خدا خوش ہوتا ہے۔ آپ رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ عاشورہ، معراج، شبِ برات اور دیگر دنوں میں بھی نفل روزے رکھتی تھیں۔

ایک بار آپ نے سات دن تک صرف پانی ہی سے روزہ افطار کیا۔ گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔ افطار کا وقت جب قریب آ گیا تو آپ پر بھوک کا غلبہ ہوا۔ نفس نے آپ سے کہا: ''رابعہ! آخر کب تک مجھے تکلیف دیتی رہو گی؟'' ابھی آپ کے دل میں یہ خیال گزر رہا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز آئی۔ آپ نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک نیازمند کھانا ہاتھ میں لیے کھڑا ہے۔ آپ نے اسے قبول فرما لیا اور نفس سے کہا کہ ''میں نے تیری فریاد سن لی ہے۔ کوشش کرونگی کہ تجھے مزید اذیت نہ پہنچے۔'' یہ کہہ کر آپ نے کھانا فرش پر رکھ دیا۔ اور چراغ جلانے کے لیے اندر تشریف لے گئیں۔ واپسی پر دیکھا کہ ایک بلی نے برتن الٹ دیا تھا اور زمین پر گرا ہوا کھانا کھا رہی تھی۔ حضرت رابعہ بصری بلی کو دیکھ کر مسکرانے لگیں اور بولیں۔ ''اے بلی! شاید یہ کھانا تیرے لیے بھیجا گیا تھا۔ اطمینان سے کھالے۔''

اب آپ نے سوچا کہ پانی ہی سے افطار کرلیا جائے۔ اتنے میں ہوا کا تیز جھونکا آیا۔ چراغ بجھ گیا۔ آپ آگے بڑھیں۔ اتفاق سے پانی کا برتن بھی زمین پر گر کر ٹوٹ گیا اور سارا پانی بہہ گیا۔ عجیب ماجرا تھا۔ بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے ''الٰہی! یہ کیا راز ہے؟ میں گنہہ گار نہیں جانتی کہ تیری رضا کیا ہے؟''

جواب میں غیب سے آواز آئی۔ ''اے میری محبت کا دم بھرنے والی! اگر تو چاہتی ہے کہ تیرے لیے دنیا کی نعمتیں وقف کروں تو پھر میں تیرے دل سے اپنا غم واپس لے لوں گا۔ کیونکہ میرا غم اور دنیا کی نعمتیں یہ دو چیزیں ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اے رابعہ! تیری بھی ایک مراد ہے اور میری بھی ایک مراد ہے۔ تو ہی بتا کہ دونوں مرادیں ایک جگہ کیسے رہ سکتی ہیں؟''

حضرت رابعہ بصری فرماتی ہیں ''جب میں نے یہ آواز سنی تو دنیا سے ہمیشہ کے لیے منہ موڑ لیا اور ساری امیدیں ساری خواہشیں ترک کر دیں۔ اس کے بعد میں نے ہر نماز کو آخری سمجھا۔

سوچیے اور بتائیے:

۱۔ عورتوں نے کس طرح اللہ کا قرب حاصل کیا؟

۲۔ حضرت رابعہ بصری کی عبادت کی خصوصیت کیا تھی؟

۳۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت رابعہ بصری سے کیا پوچھا؟

۴۔ حضرت رابعہ بصری کا معمول کیا تھا؟

۵۔ حضرت رابعہ بصری کے لئے غیب سے کیا آواز آئی اور ان کی کیا کیفیت ہوئی؟

پڑھیے اور سمجھیے:

قرب	:	نزدیکی	ریاضت	:	نفس کشی
معرفت	:	پہچان	تسبیح و تحلیل	:	اللہ اللہ کہنا
حرص	:	لالچ	رضا	:	خوشنودی

معراج : رسول اللہؐ کا آسمانوں سے اوپر جانا اور تجلیاتِ الٰہی کا مشاہدہ کرنا۔ بلند مرتبہ

یاد رکھیے:

فعل کی چھ قسمیں ہیں۔مثلاً:(i) ماضی (ii) حال (iii) مستقبل (iv) مضارع (v) امر (vi) نہی

ماضی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔

جیسے: وہ گیا۔ہم نے سنا۔

حال وہ فعل ہے جس سے کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانے میں پایا جائے۔

جیسے: وہ جاتا ہے۔تم سن رہے ہو۔

مستقبل وہ فعل ہے جس سے کام کا ہونا، یا کرنا آنے والے زمانے میں پایا جائے۔

جیسے: وہ جائے گا۔تم سنو گے۔

مضارع وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔

جیسے: وہ جائے۔

امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔

جیسے: جا، کھا، پی۔

نہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے۔

جیسے: نہ جا۔نہ کھا۔